ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> kamil hassan
Address :> karachi
Subject :> BUSINESS
Writer :> ۲۱۴ محمد عثمان
Serial No :> 9662
Fatwa No :>
Date :> 9/12/2010
Email :>

gmi (gold mine international) kia hai or kia in ka tareqa karobar sahi hai zara tafseel sai batayai ga

"GMI" (گولڈ مائن انٹرنیشنل) کیا ہے؟ اور کیا ان کا طریقہ کاروبار صحیح ہے؟ ذرا تفصیل سے بتائیے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں تحریر کردہ "گولڈ مائن انٹرنیشنل" کے طریقۂ کار پر غور کیا گیا آج کل اس نوعیت کا کاروبار کرنے والی بہت سی ایسی کمپنیاں آئی ہیں جو کم قیمت کی چیز مہنگے دام میں فروخت کرتی ہیں۔ اور ساتھ ساتھ آگے ممبر بنا کر اسپیر کمیشن دینے کی پیش کش کرتی ہیں لوگ کمیشن کے لالچ میں آکر کم قیمت کی چیز مہنگے داموں خرید لیتے ہیں۔ جو شرعاً قمار یعنی جوئے کی ہی ایک شکل ہے۔

چنانچہ "گولڈ مائن انٹرنیشنل" کمپنی کی مصنوعات اگر عام بازاری قیمت سے زیادہ پر فروخت کی جاتی ہیں۔ تو یہ کاروبار بھی ناجائز ہے اور اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کمپنی کی مصنوعات مارکیٹ میں نہیں ہیں تو اس چیز کو عام مارکیٹ میں فروخت کرے لوگ جس قیمت پر خریدنے کے لیئے تیار ہوں وہ اس کی بازاری قیمت ہے اب اگر کمپنی کی قیمت پر لوگ خریدنے کے لیئے تیار ہیں تو اس کی قیمت بازاری قیمت کے برابر ہے اور اگر اس قیمت پر لوگ خریدنے کیلئے تیار نہیں ہیں تو یہ علامت ہے کہ اس کی قیمت بازاری قیمت سے زیادہ ہے۔ اور زیادہ قیمت داؤ پر لگی ہوتی ہے کہ اگر یہ شخص ممبر بنانے میں کامیاب ہوگیا تو ٹھیک ہے اور اگر ممبر بنانے میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس صورت میں اس کی زائد رقم ڈوب جائے گی۔

لیکن اگر کمپنی کی مصنوعات کی قیمتیں عام بازاری قیمت کے برابر ہوں یا بہت معمولی فرق ہو تو بھی اس کمپنی کے طریقۂ کار میں درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

۱- یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ کمپنی کا اصل مقصد کمپنی کی مصنوعات کو فروخت کرنا ہی ہوتا ہے، محض حیلہ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اگر کوئی شخص ممبر بنے بغیر اس کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا چاہے اور اس زنجیر میں شامل نہ ہو

(جاری ہے......)

تو کمپنی اس کو یہ مصنوعات فروخت نہیں کرتی ۔

۲۔۔۔ کسی شخص کا کمپنی کے طریقۂ کار میں کمیشن کا حقدار بننے کیلئے دونوں طرف ممبر بنانا شرط ہے چنانچہ اگر کوئی شخص ایک طرف ممبر بنائے اور دوسری طرف نہ بنائے یا مطلوبہ تعداد سے کم بنائے تو اس کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا، شرعی اعتبار سے یہ شرط لگانا جائز نہیں کیونکہ اس میں ایک تو کسی شخص کی محنت بیکار جاتی ہے اور اس کا صلہ اس کو کچھ نہیں ملتا دوسرا یہ کہ اس صورت میں اس کو ملنے والا کمیشن وجود و عدم کے درمیان معلّق ہے گویا اس طرح معاملہ ہوا کہ اگر دونوں طرف ممبر بنائے تو اتنا کمیشن ملے گا اور اگر اس سے کم بنائے تو کچھ بھی کمیشن نہیں ملے گا اور شرعًا یہ درست نہیں ۔ ہاں اگر یہ ہوتا کہ ایک طرف ممبر بنانے پر کم کمیشن ملے گا اور مطلوبہ تعداد کے مطابق بنانے پر مکمل کمیشن ملے گا تو اس کی شرعًا گنجائش ہے ۔

لہٰذا اس موجودہ طریقۂ کار میں جو خرابیاں ہیں ان کے ساتھ اس کاروبار میں شرکت کرنا جائز نہیں اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں ۔

جو لوگ اس طریقہ کار کے مطابق اس کاروبار میں شامل ہیں اُن کو چاہیے اس کاروبار کو چھوڑ دیں اور جو غلطی ہوئی اس پر توبہ و استغفار کریں اور اس کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کو استعمال کرنے سے اجتناب کریں ۔ واللہ اعلم

محمد عثمان عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۹ ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبدالشکور
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۱ ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۹۶۶۲
تاریخ ۱۴۳۱/۱۱/۴
جامعۃ العلوم الاسلامیہ سائٹ کراچی

11/11/2010